Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵ ، نمبر ۱۶۹ ، ہفتہ ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ ، ۲۵ وفا ۱۳۶۰ ہش ، ۲۵ جولائی ۱۹۸۱ء

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ، ٹیلیفون ۴۴۹ ، قیمت ۵۵ پیسے

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ وفا / جولائی ۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے" الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو ہمیشہ صحت و سلامتی اور خیر و عافیت کیساتھ رکھے اور غلبۂ دین حق کے منصوبوں کے سلسلہ میں حضور کو غیر معمولی تائید و نصرت سے نواز کر حضور کی انتھک مساعی کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرماتا رہے ۔ آمین ؛

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آج صبح بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے ۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے مکمل طور پر صحت یاب فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین ؛

امسال میرے چھوٹے بھائی عزیزی نعیم احمد صدیق ابن مکرم چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی اسسٹنٹ ڈائریکٹر (بجٹ) نے سرگودھا بورڈ سے میٹرک کے امتحان میں ۶۷۳ نمبر حاصل کر کے اپنے سکول میں پانچویں پوزیشن حاصل کی ہے الحمد للہ ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ عزیز کی اس کامیابی کو سلسلہ کے لیے اور ہم سب کے لیے مبارک کرے ۔ آمین ؛

نیز میرے چھوٹے بھائی عزیزی مجید احمد بشیر ایم ایس سی نے جو غانا میں نصرت جہاں سکیم کے تحت خدمات دینیہ میں مصروف ہیں احباب کی خدمت میں السلام علیکم لکھا ہے اور دعا کی درخواست کی ہے ۔

حنیف احمد محمود شاہد
مربی سلسلہ احمدیہ بدوملہی

فضلِ عمر درس القرآن کلاس

نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ اور طالبات متوجہ ہوں

جن طلبہ و طالبات نے گذشتہ دو سالوں میں کلاس میں نمایاں پوزیشن (اوّل ۔ دوم سوم) حاصل کی مگر وہ ابھی تک کوئی انعام حاصل نہیں کر سکے وہ اپنے نام و پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع فرماویں ۔ نیز یہ بھی کہ آیا وہ اس سال ۱۰ اگست تا ۲۵ اگست منعقد ہونے والی کلاس میں شامل ہو رہے ہیں یا نہیں تا کہ اگر وہ کسی وجہ سے شمولیت نہ کر سکتے ہوں تو ان کا انعام بذریعہ ڈاک انہیں بھجوایا جا سکے

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس

یہ فخر قرآن مجید کو ہی حاصل ہے کہ اس میں ہر مرض کا علاج موجود ہے

قرآن کریم ہر ایک چیز کی تفسیر خود کرتا ہے وہ ہر پہلو سے نشان اور آیت ہے

اس بات کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ قرآن شریف کے بعض حصے دوسرے کی تفسیر اور شرح ہیں

۱۔ "کسی قرآنی آیت کے معنے ہمارے نزدیک وہی معتبر اور صحیح ہیں جس پر قرآن کے دوسرے مقامات بھی شہادت دیتے ہوں کیونکہ قرآن کی بعض آیات بعض کی تفسیر ہیں۔"

(آریہ دھرم صفحہ ۶۳)

۲۔ قرآن شریف حکمتوں اور معارف کا جامع ہے اور وہ رطب و یابس فضولیات کا کوئی ذخیرہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ ہر ایک امر کی تفسیر وہ خود کرتا ہے اور ہر ایک قسم کی ضرورتوں کا سامان اس کے اندر موجود ہے۔ وہ ہر ایک پہلو سے نشان اور آیت ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۸۳)

۳۔ "قرآن کریم کے بعض حصے دوسرے حصوں کی تفسیر اور شرح ہیں۔"

(ملفوظات احمدیہ صفحہ ۳۴)

۴۔ "اس بات کو کبھی بھولنا نہیں چاہیئے کہ قرآن شریف کے بعض حصے دوسرے کی تفسیر اور شرح ہیں۔ ایک جگہ ایک امر بطریق اجمال بیان کیا جاتا ہے اور دوسری جگہ وہی امر کھول کر بیان کر دیا گیا ہے۔ گویا دوسرا پہلے کی تفسیر ہے۔"

(الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء)

ہر بیماری کا کامل علاج

۱۔ "چونکہ کامل کتاب نے آکر کامل اصلاح کرنی تھی۔ ضرور تھا کہ اس کے نزول کے وقت اس کی جائے نزول میں بیماری بھی کامل طور پر ہو، تاکہ ہر ایک بیماری کا کامل علاج مہیا کیا جاوے۔ سو اس جزیرہ میں کامل طور سے بیمار موجود تھے۔ اور جن میں وہ تمام بیماریاں روحانی موجود تھیں جو اس وقت یا اس سے بعد آئندہ نسلوں کو لاحق ہونے والی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ قرآن نے کامل شریعت کی تکمیل کی۔ اور کتابوں کے نازل ہونے کے وقت نہ یہ ضرورت تھی نہ ان میں ایسی کامل تعلیم ہے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۵۱)

۲۔ "یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ اس لیے قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔"

(الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۲ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ

۲۵ وفا ۱۳۶۰ ہش

اس زمانہ کی انتہائی خطرناک برائیوں میں سے ایک برائی

اس زمانہ کی انتہائی خطرناک برائیوں میں سے جنہوں نے لوگوں کو گمراہی کی اتھہ گہرائیوں میں اتار کر انہیں ہلاک کر چھوڑا ہے ایک برائی یہ ہے کہ لوگوں نے نیکی و بدی اور جزا و سزا کے متعلق از خود بڑے ہی عجیب و غریب نظریات گھڑ رکھے ہیں۔ ان نظریات میں سے ایک (جیسا کہ ہم جناب ثمیں امروہوی کے روزنامہ "جنگ" میں شائع شدہ ایک مضمون کے حوالہ سے گزشتہ شمارہ میں ذکر کر چکے ہیں) انتہائی گمراہ کن نظریہ یہ ہے کہ نیک اعمال بجالانے کے ساتھ ساتھ جان بوجھ کر اس حد تک بدیاں کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ بدیوں کے مقابلہ میں نیکیوں کا پلڑا بہر طور بھاری رہے۔

یہ ایک انتہائی تباہ کن خیال ہے جس نے ایمان کے ظاہری دعویداروں اور محض ظاہری طور پر نیک اعمال بجالانے والوں کو خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بنا چھوڑا ہے ایسے لوگ دس نیکیاں اس لئے بجالاتے ہیں کہ اس طرح انہیں آٹھ بدیاں کرنے کی کھلی چھٹی مل جائے اور وہ ان کے اپنے حساب سے نیکیوں کا پلڑا بھاری ہونے کی وجہ سے بدیوں میں ملوث ہونے کے باوجود جنت کے مستحق بنے رہیں۔ یہ شیطانی وسوسوں میں سے ایک انتہائی خطرناک وسوسہ ہے اس کا اسلام سے دور کا بھی کوئی تعلق یا واسطہ نہیں ہے۔ بلکہ اسے اسلام کی ضد قرار دینا زیادہ صحیح ہے کیونکہ اسلام نام ہے کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا اور یہ نظریہ سرتاسر نافرمانی اور بغاوت پر مبنی ہے۔

اللہ تعالےٰ تو قرآن مجید میں کہتا ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝ (البقرہ آیت ۲۰۹) یعنی اے وہ لوگو! جو زبانی طور پر ایمان لے آئے ہو اگر تم حقیقی طور پر مسلمان بننا چاہتے ہو تو فرمانبرداری کے دائرے میں پورے طور پر آجاؤ ایسا نہ ہو کہ بعض باتوں میں تم شیطان کے قدم بقدم چلنے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھو۔ حالانکہ وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ اللہ تعالےٰ کے اس واضح فرمان کے باوجود ایمان کے بعض ایسے نام نہاد دعویدار بڑی ڈھٹائی سے کہتے ہیں کہ بعض باتیں تو ہم خدا کی مانیں گے اور بعض میں ہم شیطان کی پیروی کریں گے۔ البتہ اتنا خیال رکھیں گے کہ شیطان کے مقابلہ میں خدا کی زیادہ مانیں تاکہ نیکیوں کا پلڑا بدیوں سے ذرا بھاری رہے اور اس طرح ہمارے رند ہونے کے باوجود جنت بھی ہاتھ سے جانے نہ پائے۔

ایسے لوگوں کا یہ طرز عمل دین کے ساتھ کھلا کھلا مذاق ہے اور اس کی سزا اگلے جہان میں تو جہنم ہوگی ہی اس جہان میں بھی وہ اپنے آپ کو عذاب الٰہی کا مورد بنانے والے ہونگے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے جہاں سورۃ البقرہ کی آیت ۲۰۹ میں اللہ تعالےٰ کی پوری پوری اطاعت کرنے اور کسی ایک معاملہ میں بھی شیطان کی پیروی نہ کرنے کا حکم دیا۔ وہاں ساتھ ہی اگلی آیات میں خبردار فرمایا کہ اگر تم راہ ہدایت سے ذرا بھی پھسلے اور کسی ایک معاملہ میں بھی تم نے جان بوجھ کر شیطان کی پیروی اختیار کی اور اس کے کہنے پر بدی کے مرتکب ہوئے تو تم اپنے اس طرز عمل کی وجہ سے عذاب الٰہی کو دعوت دو گے اور اگر اس طرز عمل پر اصرار کی وجہ سے تم پر عذاب آیا تو تم خود اس کے ذمہ دار ہوگے۔ چنانچہ فرمایا:۔

فَإِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمُ الْبَيِّنَاتُ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝

(البقرہ آیات ۲۱۰، ۲۱۱)

ترجمہ:۔ اور اگر تم باوجود اس کے کہ تمہارے پاس کھلے کھلے نشانات آئے ہیں (ذرا بھی) ڈگمگائے (اور بعض باتوں میں شیطان کی پیروی میں تم نے کوئی مضائقہ نہ سمجھا) تو جان لو کہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔ وہ (یعنی بعض باتوں میں شیطان کی پیروی کرنے والے) لوگ اس کے سوا کس (بات) کا انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ ان کے پاس بادلوں کے سائے میں آئے اور فرشتے بھی آئیں اور اس بات کا فیصلہ کر دیا جائے اور تمام امور اللہ ہی کی طرف پھیرے جاتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالےٰ کے بادل کے سایوں میں آنے اور فرشتوں کے بھی آنے سے مراد یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو منتظر رہنا چاہیئے کہ جان بوجھ کر بعض معاملات میں شیطان کی پیروی کرتے ہوئے بدیوں کا مرتکب ہونے پر خدا تعالےٰ انہیں اسی دنیا میں سزا دے۔

بنی اسرائیل بھی ہدایت یافتہ ہونے کے باوجود اسی لئے گمراہ ہوئے تھے کہ انہوں نے بعض معاملات میں خدا تعالےٰ کی بجائے شیطان کی پیروی شروع کر دی تھی۔ اس گمراہی کی خدا تعالےٰ نے انہیں اسی دنیا میں سزا دی اور انہیں ذلیل کر کے رکھ دیا۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے ان کی اس ذلت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اگلی ہی آیت میں فرمایا:۔

سَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَمْ آتَيْنَاهُم مِّنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ ۗ وَمَن يُبَدِّلْ نِعْمَةَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ (البقرہ آیت ۲۱۲)

ترجمہ:۔ (ذرا) بنی اسرائیل سے پوچھو تو کہ ہم نے انہیں کتنے کھلے کھلے نشان دیئے تھے۔ اور جو شخص اللہ کی (کسی) نعمت کو بعد اس کے کہ وہ اسے حاصل ہو جائے (اور وہ اس حقیقت کو سمجھ چکا ہو) بدل ڈالے تو (وہ یاد رکھے کہ) اللہ (بھی) سخت سزا دینے والا ہے۔

الغرض اس زمانہ کی انتہائی خطرناک برائیوں میں سے ایک برائی یہ ہے کہ لوگ بعض معاملات میں تو بظاہر خدائی احکام کی پیروی کر رہے ہوتے ہیں اور بعض معاملات میں وہ شیطان کی پیروی کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے۔ اسی لئے اس زمانہ میں ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں ہے کہ جو بظاہر نمازیں پڑھ رہے ہوتے ہیں، اور روزے اور صدقہ و خیرات بھی کر رہے ہوتے ہیں لیکن ساتھ کے ساتھ چور بازاری، ناجائز منافع خوری، سمگلنگ اور دیگر معاشرتی برائیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان کا نمازیں پڑھنا، روزے رکھنا، صدقات دینا اور حج کرنا انہیں بخشوا دے گا اور وہ سیدھے جنت میں جائیں گے۔ وہ اس حقیقت سے بے خبر ہوتے ہیں کہ ان کی یہ ظاہری نیکیاں سراسر ضائع جا رہی ہیں اور انہیں مستحق عذاب بنا رہی ہیں۔ نیکیاں قبول ہونے کے متعلق اللہ تعالےٰ نے جو معیار مقرر کیا ہے یہ اس پر سرے سے پوری ہی نہیں اترتیں۔ وہ کیا معیار ہے اس پر ہم قرآن مجید اور احادیث نبوی کی رو سے آئندہ کسی شمارے میں روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

خصوصی دعائیں حاصل کرنے کا طریق

ہر احمدی طالب علم اپنے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع دے

مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر فرمایا:۔

"ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈرگارٹن) سے لے کر پی ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کروں گا اور دفتر کی طرف سے ان کو جواب بھی دیا جائے گا۔"

(الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۸۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلاوتِ قرآن مجید اور اسکے آداب

(از مکرم مولوی عبدالمنّان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ساہی وال)

۱- اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ شانہٗ وعزاسمہٗ قرآن مجید کی تلاوت کے بارہ میں فرماتا ہے۔

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

(مزمل ۲۱)

یعنی قرآن مجید میں سے جتنا بھی میسّر ہو تم پڑھا کرو۔

قرآن مجید کی تلاوت میں کتنے رکوع اور کتنی سورتیں پڑھی جائیں اپنے۔ اپنے حالات اور وقت اور موقعہ کے لحاظ سے تلاوت کی جا سکتی ہے بعض کہتے ہیں کہ ایک وقت میں کم از کم چار رکوع پڑھنے چاہئیں البتہ تلاوت قرآن مجید کے متعلق چند ایک آداب کو ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے۔ یہ بات یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید کی ظاہری اور باطنی ہر دو قسم کی حفاظت کی ذمّہ داری اٹھائی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

(حجر آیت ۱۰)

کہ اس ذکر یعنی قرآن مجید کو ہم نے ہی اتارا ہے اور ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔

اس آیت کریمہ سے یہ بات واضح ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا ذمّہ لیا ہے تو اس قادرِ مطلق خدا نے اس کی ظاہری اور باطنی اور معنوی حفاظت کے انتظامات بھی فرمائے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ظاہری طور پر قرآن مجید کی حفاظت اس طرح فرمائی ہے کہ اس کے ہزاروں لاکھوں حفّاظ پیدا ہوئے قرآن مجید کی کتابت لاکھوں کی تعداد میں ہوتی رہی۔ اب پریس کی ایجاد پر کروڑوں کی تعداد میں قرآن مجید طبع ہو رہا ہے اور ظاہری طور پر لوگوں کے دلوں میں قرآن مجید کی عزّت اور عظمت اور ادب بے نظیر پایا جاتا ہے کیونکہ یہ خدا کا اصل کلام ہے جو ہر لحاظ سے ادب واحترام کے لائق ہے۔ خاکسار اس موقعہ پر قرآن مجید کی ظاہری و باطنی حفاظت عزّت وعظمت اور آداب و ہدایات کے بارہ میں چند ایک امور لکھونگا۔ وباللہ توفیق۔

۲- قرآن مجید پڑھنے والا قاری جسمانی طور پر پاک وصاف ہو یعنی محتلم۔ جُنبی۔ حائضہ مستحاضہ وغیرہ نہ ہو۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

لَا يَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝

(واقعہ - ۸۰)

کہ مطہر لوگ ہی قرآن مجید کو چھوئیں

اس کا مطلب یہ ہے کہ حتی الامکان ظاہری طور پر وضو کر کے صفائی و پاکیزگی کو مدّ نظر رکھکر تلاوت قرآن کریم کی جائے۔ اور باطنی اور معنوی طور پر اس کے یہ معنے ہیں کہ قرآن مجید کے حقائق و معارف اور نکاتِ جدیدہ سے وہی لوگ بہرہ ور ہوتے ہیں جو باطنی پاکیزگی کے مالک ہیں اور قلبی لحاظ سے پاک اور مطہر ہیں۔ گنہگار اور بدکردار لوگ قرآن مجید کے دقائق حاصل نہیں کر سکتے۔

۳- قرآن مجید کی تلاوت سے قبل تعوّذ پڑھا جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

(نحل - ۹۹)

کہ جب تو قرآن کریم پڑھے تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھا کرو۔ یعنی دھتکارے ہوئے شیطان کے حملہ سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کرو۔

۴- تلاوتِ قرآن کریم اس کے تلفّظ اور اور مخرج کے لحاظ سے صحیح طور پر ادائیگی کی جائے اور کھڑی زبر اور زیر اور شدّ اور مدّ پوری طرح ادا کی جائے۔ اللہ تعالےٰ نے اُمّ الالسنہ عربی زبان کے الفاظ کے حروف الگ الگ ایسے رنگ میں مقرر فرمائے ہیں کہ اس پر اگر زیر زبر پیش اور شدّ یا مدّ پڑھی جائے تو قرآن مجید صحت کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے۔ غلطی کا امکان نہیں رہتا۔ قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر خوش الحانی سے پڑھا جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ تلاوت قرآن کریم کے بارہ میں فرماتا ہے۔

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا

(مزمل - ۵)

کہ قرآن مجید ترتیل کے ساتھ پڑھا جائے۔

حدیث شریف میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ

(بخاری شریف۔ مشکوٰت فضائل القرآن)

کہ وہ شخص ہمارے طریقہ اور ہماری سنت کے مطابق عمل کرنے والا نہیں ہے جو قرآن مجید کو خوش آواز کے ساتھ اور خوش الحانی سے نہیں پڑھتا۔

اسی طرح براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ

(سنن ابی داؤد شریف کتاب فضائل القرآن)

کہ تم اپنی عمدہ آوازوں سے قرآن مجید کو زینت دو یعنی خوبصورت اور عمدہ آواز سے اللہ تعالیٰ کی کلام کو پڑھا کرو۔

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں آیا ہے۔

حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا

(مشکوٰۃ شریف)

کہ اپنی اچھی آوازوں سے قرآن مجید پڑھا کرو کیونکہ اچھی اور عمدہ اور اعلےٰ اور خوبصورت آواز سے دلوں پر قرآن مجید کا اثر نہایت اچھا ہوتا ہے۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنا بھی عبادت ہے"

(الحکم ۲۴ر مارچ ۱۹۰۳ء)

۵- گویّوں اور قوالی کرنے والوں کی طرح قرآن مجید پڑھنا منع ہے۔ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا"

کہ تم عربوں کے طریقہ اور ان کے لحن اور لہجہ پر قرآن مجید پڑھا کرو اور ان کی آوازوں کو اختیار کرو" وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابِيِّيْنَ"

تم عشاق (غزل خواں) اور اہل کتاب کا لحن اور لب ولہجہ اختیار کرنے سے بچو وَسَيَجِيْءُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ

(مشکوٰۃ شریف جلد ۲)

کہ میرے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو راگ اور گانے والوں اور نوحہ کرنے والوں کی طرح قرآن مجید بنا سنوار کر پڑھیں گے مگر قرآن مجید ان کی فصیلوں سے آگے نہ گذرے گا یعنی ان کے دلوں پر قرآن مجید پڑھنے کا کوئی اثر نہ ہوگا اور نہ ہی وہ اس پر عمل کرنے والے ہوں گے مگر تمام لوگ ان کو اچھا سمجھیں گے" یعنی غزلوں اور شعروں کی طرح قرآن مجید پڑھنے اور موسیقی کے ساتھ قرآن مجید پڑھنے سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔

اسی طرح حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے قرأت فرمایا کرتے تھے " فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَءَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَمُدُّ بِسْمِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ

(بخاری شریف)

انہوں نے جواب فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرأت لمبی کر کے پڑھا کرتے تھے اور پھر انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر بتلائی بسم اللہ کو لمبا کر کے پڑھتے الرحمٰن کو لمبا کرتے تھے اور اسی طرح الرحیم کو بھی لمبا کر کے پڑھتے تھے۔ اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ"

(متفق علیہ)

کہ نہ ہی اللہ تعالیٰ اور نہ ہی نبیؐ نے سوائے قرآن مجید کے کسی اور چیز کو تغنّی سے پڑھنے اور سننے کو پسند فرمایا۔

اسیطرح حضرت ام سلمہؓ رضی اللہ عنہا سے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارہ میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔

"قِرْءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا

(ترمذی شریف کتاب فضائل القرآن جلد ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی حضور کی قرأت بالکل واضح اور حرف حرف جدا جدا ہوتا تھا۔

اسی طرح ان سے ہی روایت ہے کہ "کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وَسلم یُقَطِّعُ قِرَاءَتَہٗ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ثُمَّ یَقِفُ ثُمَّ یَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثُمَّ یَقِفُ" (ترمذی شریف)

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید جدا جدا کر کے پڑھتے تھے یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھ کر ٹھہر جاتے تھے پھر الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر ٹھہر جاتے تھے۔

یعنی درمیان میں وقفہ کرتے تھے

۶۔ تلاوتِ قرآنِ کریم ترتیب وار کرنی چاہیے یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ جہاں سے قرآنِ مجید کھل گیا وہاں سے ایک رکوع یا دو رکوع پڑھ لئے اور بس۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی ظاہری ترتیب خود مقرر فرمائی ہے اس کے معانی و مطالب کے لحاظ سے بھی ترتیب ہے اور اس کے ظاہری الفاظ و عبارات میں بھی خاصی ترتیب پائی جاتی ہے پس قرآن مجید کے ادب کو ملحوظ رکھنے کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ اسے ترتیب وار پڑھا جائے۔ سیدنا حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمتیں نازل ہوں) فرماتے ہیں۔

"جیسے قرآن شریف کا باطن معجزہ ہے۔ ایسے ہی اس کے ظاہر الفاظ اور ترتیب بھی معجزانہ ہے"

(ملفوظات احمدیہ جلد ۵ صفحہ ۴۱۹)

۷۔ قرآن کریم بڑے خوف، غم، رقت خشیت اور حضور قلب سے پڑھنا چاہیئے۔ یہ جاہ و جلال والے رب العالمین کی عظیم کلام ہے یہ کوئی معمولی کلام نہیں ہے بلکہ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

"اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِھًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْہُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُھُمْ وَقُلُوْبُھُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ ذٰلِکَ ھُدَی اللّٰہِ یَھْدِیْ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ"

(سورہ زمر ۲۴)

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے بہتر سے بہتر بات یعنی وہ کتاب اتاری ہے جو متشابہ ہے (یعنی اسکے بعض مضمون کتب سابقہ میں پائے جاتے ہیں) اور اس کے مضمون نہایت اعلیٰ ہیں جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے جسموں کے رونگٹے اس کے پڑھنے سے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کے چمڑے اور دل نرم ہو کر اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف جھک جاتے ہیں۔ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے یعنی قرآن جس ہدایت کا مالک ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے جس کے ذریعہ سے وہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔

فرمایا۔

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ (حدید ۱۷)

اب ہم مومنوں کے لئے کہتے ہیں کہ کیا اب تک ان کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے اور اس کلام کے لئے جو حق و حکمت کے ساتھ اترا ہے جھکتے نہیں۔ یعنی ان کے دلوں میں خشیت پیدا نہیں ہوتی

فرمایا۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ۝ (انفال ۳)

مومن تو صرف وہی ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیات پڑھی جائیں تو وہ ان کے ایمان کو بڑھا دیں اور نیز مومن وہ ہیں جو اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ

اَیُّ النَّاسِ اَحْسَنُ صَوْتًا بِالْقُرْاٰنِ وَاَحْسَنُ قِرَاءَۃً قَالَ اِذَا سَمِعْتَہٗ یَقْرَأُ اُرِیْتَ اَنَّہٗ یَخْشَی اللّٰہَ"

(مشکوٰۃ شریف جلد ۲)

کہ کون سا شخص اچھی آواز سے قرآن مجید پڑھتا ہے اور کس کی قرأت اچھی ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ جب تو اس سے قرآن مجید سنے تو تو معلوم کرے کہ وہ اس رنگ میں تلاوت کر رہا ہے کہ اس کا دل خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے یعنی اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا ہوئی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خصوصاً حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب قرآن مجید پڑھتے تو ان پر رقت و خشیت کا عالم طاری ہو جاتا تھا اور وہ روتے تھے ان کی آنکھیں آنسو بہاتی تھیں۔

(۸) قرآن مجید پڑھنے کے لئے وقت کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ البتہ فجر کے وقت تلاوت قرآن مجید پڑھنا بڑے ثواب اور فضیلت کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

"اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا" (سورۃ بنی اسرائیل: ۷۹)

کہ صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا یقیناً اللہ کے حضور میں ایک مقبول عمل ہے

اس آیت میں فجر کے وقت قرآن مجید پڑھنے سے مراد نماز فجر ادا کرنا بھی ہے۔ جب بھی موقع ملے قرآن کریم کی تلاوت کی جا سکتی ہے۔

(۹) قرآنِ مجید جب پڑھا جائے تو خاموش ہو جانا چاہیئے اور پوری توجہ اور انہماک اور غور و فکر کے ساتھ اسے سننا چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ کا رحم نازل ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ہی فرماتا ہے:۔

"وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝"

(الاعراف: ۲۰۵)

اور جب تمہارے سامنے قرآن مجید پڑھا جائے تو اس کو سنا کرو اور چپ رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے

اس کے برعکس کافروں کا مخالفت میں یہ رویہ ہوتا ہے کہ جب بھی قرآن مجید پڑھا جاتا تو وہ شور مچاتے تاکہ لوگ اسے نہ سن سکیں اور نہ ہی ان پر قرآن مجید کا اثر ہو سکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

"وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِھٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِیْہِ لَعَلَّکُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝"

(حٰمٓ السجدہ: ۲۷)

اور کفار نے کہا کہ اس قرآن کی تعلیم مت سنو اور اس کے سنانے کے وقت شور مچا دو تاکہ اس طرح تم غالب آ جاؤ۔

پس ہمیں کفار کا طریقہ اختیار نہیں کرنا چاہیئے بلکہ قرآن مجید سے اس طور پر بہت پیار کریں کہ اسے خاموشی سے سنیں اس پر عمل کریں تاکہ ہم سب پر اللہ تعالیٰ کا رحم نازل ہو اور ہم اللہ تعالیٰ کی برکتوں کے وارث بن جائیں۔

(۱۰) قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنا بڑا ضروری ہے تاکہ ہم تدبر کر سکیں اور علم ہو سکے کہ اللہ تعالیٰ کے اس عظیم فرمان میں کیا حکم ہے۔ اس کی کیا دلیل ہے اور کیا حکمت ہے اور کیا مضمون بیان ہوا ہے تاکہ اس پر عمل کرنے کے لئے جذبہ۔ امنگ اور یقین اور شوق پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ"

کہ وہ قرآن مجید پر تدبر اور غور کیوں نہیں کرتے۔

(۱۱) قرآن مجید خدا تعالیٰ کی مقدس کلام ہے اور الٰہی متبرک صحیفہ ہے اس لئے اس کا ادب و احترام ضروری ہے۔ اس کی طرف پیٹھ نہ کی جائے بلکہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اسے اونچی جگہ رکھا جائے تاکہ آتے جاتے قرآن کریم کی طرف پیٹھ نہ ہو۔

اس سلسلہ میں حدیث شریف میں لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"یا اھل القرآن لا تتوسدوا القرآن واتلوہ حق تلاوتہ من اٰناء اللیل والنھار وافشوا وتغنوہ وتدبروا ما فیہ لعلکم تفلحون ولا تعجلوا ثوابہ فان لہ ثوابا"

(بیہقی فی شعب الایمان)

کہ اے قرآن والے مسلمانو! تم قرآن مجید کو تکیہ نہ بناؤ یعنی اسے اپنے سر کے نیچے نہ رکھو اور قرآن مجید کی تلاوت کا جو حق ہے اسی کے مطابق تلاوت کیا کرو۔ رات اور دن کے اوقات میں اور اس کو ظاہر کرو یعنی اس کی اشاعت کرو۔ اس کی تبلیغ کرو اور اسے خوش الحانی اور اچھی آواز سے پڑھا کرو اور جو اس میں اللہ تعالیٰ نے مضمون و احکام بیان فرمائے ہیں اس پر غور کرو تاکہ کامیاب ہو جاؤ اور اس کے ثواب و اجر کے لئے جلدی نہ کرو بہرحال قرآن مجید کے پڑھنے اور اس پر تدبر کرنے کا ثواب ضرور ملے گا۔

(۱۲) قرآن مجید ناظرہ یا اس کا ترجمہ پڑھ کر اور سیکھ کر بھلا دینا یا زبانی یاد کر کے پھر اسے بھلا دینا اچھی بات نہیں ہے۔ اسی سلسلہ میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"مَا مِنْ اِمْرَیٍٔ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ یَنْسَاہُ اِلَّا لَقِیَ اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَجْذَمَ"

(سنن ابی داؤد)

کہ کوئی شخص بھی ایسا نہیں کہ جس نے قرآن مجید پڑھا اور اسے سیکھا اور پھر اسے بھلا دیا تو وہ قیامت کے دن مجذوم ہونے کی حالت میں اٹھے گا یعنی جس طرح کسی کے ہاتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزہ ★ حصولِ انعاماتِ الٰہیہ کا ایک ذریعہ

(مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ڈیرہ غازیخان)

خدا تعالیٰ اپنی آخری لاریب کتاب مبین میں فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (الخ)

اے ایمان والو۔ روزہ تم پر فرض کیا گیا ہے جیسا کہ ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اس آیت قرآنیہ میں واضح طور پر فرمایا گیا کہ روزہ اُمت محمدیہ سے پہلے کی امتوں پر بھی فرض کیا گیا اور مومنوں کو متقی بنانے کے لئے سیدنا حضرت خاتم الانبیاء۔ خاتم الاصفیاء خاتم المعصومین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت پر بھی فرض کیا گیا۔

تورات اور زبور کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ روزہ امر واقعہ کے طور پر پہلی امتوں پر فرض کیا گیا تھا چنانچہ تورات میں مذکور ہے کہ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر تشریف لے گئے اور وہاں اس رسول مقدسؑ نے چالیس روزے رکھے۔

احبار باب نمبر ۱۶ آیت نمبر ۲۹ اس امر کی مظہر ہے کہ یہود پر یہ فرض کر دیا گیا تھا کہ وہ ساتویں مہینہ کی دس تاریخ کو ایک روزہ رکھیں۔

حضرت یسعیاہ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دیکھو تم اس مقصد سے روزے رکھتے ہو کہ جھگڑا رگڑا کرو اور شرارت کے مکے مارو۔ پس اب تم اس طرح کا روزہ نہیں رکھتے کہ تمہاری آواز عالم بالا میں سُنی جاوے۔"

(یسعیاہ باب ۵۸ آیت ۴)

جب حضرت ابن مریم علیہ السلام کا زمانہ مبارک آیا تو حضور نے ارشاد فرمایا:۔

"جب تم روزہ رکھو تو ریاکاروں کی طرح اپنی صورت اداس نہ بناؤ کیونکہ وہ اپنا منہ بگاڑتے ہیں۔ تاکہ لوگ ان کو روزہ دار جانیں۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے ہیں بلکہ جب تو روزہ رکھے تو اپنے سر میں تیل ڈال اور منہ دھو تاکہ آدمی نہ بنے۔ بلکہ تیرا باپ جو پوشیدگی میں ہے تجھے روزہ دار جانے۔ اس صورت میں تیرا باپ پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا۔"

(متی باب ۶ آیت ۱۶، ۱۸)

الغرض روزہ ہم سے پہلی امتوں پر فرض تھا۔ اگرچہ تفصیلات میں بلاشبہ فرق ہے۔ قرآن حکیم اور کتب مقدسہ سے بھی پہلی اُمتوں پر فرضیتِ صوم ثابت نہیں ہوتی بلکہ علمی اور تاریخی لحاظ سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے چنانچہ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں روزہ کے ضمن میں لکھا ہے کہ:۔

"It would be difficult to name any religious system of any description in which it is wholy un-recognized."

آپ وحی میں دھلی ہوئی زبان فرقان ترجمان (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے روزہ کے بارہ میں متعدد بار تاکیدی ارشادات فرمائے لیکن افسوس ہے کہ آج اس رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کا دعویٰ کرنے والے رمضان کے روزوں پر عمل کرنے کی بجائے صرف احترام رمضان کرتے ہیں سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر وہ کیا حکمت تھی کہ

Any religious system of any description

بھی روزہ کے حکم سے مستثنیٰ نہ تھا۔

سو اگر غور کیا جائے تو یہ یہی حکمتیں سمجھ میں آتی ہیں۔

۱۔ تقویٰ پیدا کرنا:۔

خدا تعالیٰ روزہ کی ایک حکمت لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ بیان کرتا ہے۔ گویا روزہ کے نتیجہ میں روزہ دار میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔ اس کے دوسرے معنے یہ ہوئے کہ اگر روزہ دار اپنے تقویٰ میں ترقی نہیں کرتا تو اسے فکر کرنی چاہیئے۔ اس کے روزہ کی تکمیل میں کوئی کمی عزور۔ نمائش تو نہیں آگئی۔؟

۲ ضبطِ نفس:۔

روزہ انسان کو ضبطِ نفس کی تعلیم دیتا ہے۔ اس نفس کی جو ایک منہ زور گھوڑے سے زیادہ طاقت ور ہے اور جب باگیں تھام کر زر رکھی جاویں تو وہ سرکش ہو کر گرا دیتا ہے بلکہ خود انسان پر سواری کرنے لگتا ہے۔ اس بات سے انکار ممکن نہیں کہ گناہ مادی لذات کی طرف جھک جانے کا نام ہے۔ اور جب انسان میں یہ جھکاؤ پیدا ہو جاتا ہے تو وہ بڑھتا چلا جاتا ہے سوائے اس کے کہ وہ خود ہی دستگیری فرمائے۔ گناہ مادی لذات کے عادی شخص کی بار بار کی کوششیں عزم اور قسمیں وعدے جب اس گناہ کو چھوڑ نہیں سکتے تو وہ کم ہمتی اور احساس کمتری کا شکار ہو کر مایوس ہو جاتا ہے کہ یہ گناہ چھوٹنا اس کی تقدیر میں ہی نہیں۔ نفس کا یہ مجبور بندہ نفس کی گھاٹیوں میں گریہ کناں وحشت زدہ پھر رہا ہوتا ہے کہ روزہ اس کو احساس دلاتا ہے کہ بندہ خدا۔ اگر سحری سے افطاری تک تو گناہ سے بچ سکتا ہے تو افطاری سے سحری تک کیوں نہیں بچ سکتا۔ یہ احساس اس میں ہمت پیدا کرتا اور ضبطِ نفس کا حوصلہ عطا فرماتا ہے۔ اور بہت ہی مبارک ہے وہ شخص جو اپنے نفس کو ضبط کرنے کی طاقت اپنے اندر رکھتا ہے۔

۳۔ احساس اذیت

روزہ دار سحری سے افطاری تک پیاس بھوک۔ محرومی اور کمزوری کی اذیت برداشت کرتا ہے تو اسے احساس ہوتا ہے کہ ہمارے اردگرد کتنے وہ انسان ہیں جو سارا سال بھوکے رہتے ہیں اور کبھی پیٹ بھر کر ان کو معقول کھانا نصیب نہیں ہوتا۔ یہ احساس اس کے اندر اُنس و انسانیت کے جذبات پیدا کرتا ہے اور اسے دوسروں کے بھوک کا احساس ہوتا ہے جو سعید فطرت لوگوں میں جذبۂ خدمتِ خلق کو پیدا کرتا ہے۔

۴۔ مشابہت الٰہیہ یا صمدیت کا صفتِ پرتو":۔

روزوں کی ایک حکمت چند لمحات کے لئے ہی، ہی خالق و مخلوق میں ایک نسبتی یکسانیت صفات پیدا کرتا ہے۔ حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحبؒ اور حضرت امام غزالیؒ اسے "صمدیت کا صفتِ پرتو" ہو جانا فرماتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کھانے پینے سے بے نیاز ہے۔ روزہ دار بھی ایک محدود وقت کے لئے ہی سہی۔ کھانے پینے سے بے نیاز ہو جاتا ہے خدا نیند سے پاک ہے۔ اور روزہ دار بھی سحری اور تہجد کے وقت نیند سے بچ جاتا ہے۔ الغرض اس طرح انسان کو اللہ تعالیٰ سے ایک قسم کی مشابہت، عارضی ہی سہی پیدا ہو جاتی ہے۔

۵۔ جذبۂ قناعت وصبر:۔

روزہ کی ایک حکمت صبر و قناعت کی تعلیم و تربیت بھی ہے۔ جب انسان حکم خداوندی کے نتیجہ میں اپنا حلال مال بھی چھوڑ دیتا ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ دوسروں کے مال پر نظر رکھے۔

۶۔ زائد مواد کا اخراج:۔

انسان کے جسم میں عمر کے ساتھ ساتھ فضول مادہ جمع ہو جاتا ہے۔ اگر روزے رکھے جائیں تو یہ زائد مواد خارج ہو جاتا ہے۔ پہلی وجہ ہے کہ رمضان المبارک کے بعد جسم میں ایک نئی قوت۔ ایک نئی زندگی اور ایک نیا حسن و رعنائی ابھرتا محسوس ہوتا ہے اطباء کی رائے ہے کہ اگر ہم اس زائد مواد کو انسانی جسم سے خارج کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو بہت سی بیماریاں ختم ہو جائیں گی۔ مغربی ڈاکٹر صاحبان تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ اگر اس زائد مواد کو کنٹرول کر لیا جائے یا اس کی پیدائش ہی روکی جا سکے تو موت سے انسان کو نجات مل سکتی ہے۔

۷۔ قوتِ حیوانیہ کو کمزور کرنا:۔

روزہ کی ایک حکمت قوت زائدہ کو کمزور کرنا اور قوتِ ملکیہ کو طاقت مہیا کرنا ہے۔ حضرت سید محدث دھلویؒ فرماتے ہیں کہ:۔

"روزہ ایک تریاق ہے جس کو سموم نفسانیہ دُور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔"

۸۔ انتہائی قربانی کی عادت ڈالنا:۔

روزہ کے نتیجہ میں انسان اکل و شرب کو کلی طور پر ترک کر دیتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ ظاہری اسباب زندگی سے مُنہ موڑ لیتا ہے حتیٰ کہ اس کی رضا کے لئے رعایت اسباب کو بھی درخور اعتنا نہیں سمجھتا اور اس کے لئے مرنے کو بھی تیار ہو جاتا ہے جو ذاتی نفس کو اس کی رضا کی چھری تلے رکھنے والی بات ہے۔ روزہ دار خاوند بیوی ایک دوسرے سے لاتعلق ہو جاتے ہیں تو گویا بزبان عمل یہ اقرار بارگاہ خداوندی میں کرتے ہیں کہ وہ اپنی نسل تک سے اس کی رضا کے لئے جدا ہونے کو تیار ہیں۔

جب اس طرح ایک انسان اپنی ذاتی اور نسلی دونوں قربانیاں بارگاہِ خداوندی میں پیش کر دیتا ہے تو وہ رضائے الٰہی کا مستحق ہو جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں وہ اپنے عمل مگر خاموش زبان سے کہہ رہا ہوتا ہے کہ:۔

اے میرے رب مَیں نے بندہ ہو کر
اپنا وجود اور نسل تیری رضا کے لئے قربان
کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے پس اے
خدائے عظیم اب تو بھی اپنی شان کے مطابق
مجھ سے رحمت و قدرت کا سلوک فرما۔
تب رحمت الٰہی جوش میں آتی ہے اور
سالک بے ساختہ پکار اٹھتا ہے ؎
وہ آئے اور انہوں نے عشق کا اظہار کر دیا۔
پڑھتے رہے اندھیرے میں چھپ کر نماز ہم۔

(ارشاد امام عالی مقام)

کامیابی

میرا چھوٹا بیٹا شاہد محمود خان اس سال پنڈی بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں ۷۶۱/۸۵۰ یعنی ۸۹ فیصد نمبر لے کر کامیاب ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کامیابی انتہائی بابرکت ہو اور مزید دینی و دنیاوی کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو۔

(ڈاکٹر فیض اللہ خان
۶/۵ دارالعلوم غربی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقف عارضی میں شمولیت کی تحریک

سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

"میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ کا عرصہ دین کی خدمت کے لیے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لیے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں اور ان کے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے انہیں بجالانے کی پوری کوشش کریں۔

(الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء)

احباب جماعت اس مبارک تحریک میں جو جماعتی تربیت اور تعلیم القرآن کے لیے بہت ہی بابرکت ثابت ہو رہی ہے جلد سے جلد اس میں شمولیت فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار!
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار

سیدنا حضرت مصلح موعود اپنی جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اے مردو! اور عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو، زمین و آسمان کا خدا جانتا ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لیے نہیں کہہ رہا خدا اور اسلام کے لیے کہہ رہا ہوں، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو اور اپنا تن اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قربان کر دو۔"

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کے پیش نظر تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللھم آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

قرآن کریم کی تلاوت کیوں

۱۔ لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ (یوسف ع ۱۲)

اسی میں منعم علیہم گروہ (انبیاء و صلحاء) اور مغضوب و ضال گروہ کے حالات بیان ہوئے ہیں تاکہ عقل مند اس سے عبرت حاصل کریں۔

۲۔ مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ وہ غیب کی باتیں بیان کرنے میں بخیل نہیں ہے۔ (پڑھنا اور فائدہ اٹھانا شرط ہے)۔

۳۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں:

"قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ۔" (ازالہ اوہام)

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

چندہ مہمان خانہ مستورات

ماہ جون میں اس مد میں صرف -/۳۰۲۱ روپے کی آمد ہوئی ہے جو بہت کم ہے۔ ابھی بہت سے کام ہونے باقی ہیں۔

مہمان خانہ کے سالے کمروں میں سیمنٹ ہونا ہے صحن کا فرش پکا ہونا ہے مزید بیت الخلاء تعمیر ہونے ہیں اس کے لیے کافی رقم کی ضرورت ہوگی جن بہنوں نے ابھی تک چندہ میں شمولیت کی سعادت حاصل نہیں کی ان کی خدمت میں التماس ہے کہ تین سو روپے دیکر اپنا نام بطور دعا اور یادگار کندہ کروائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دُعا

۱۔ میرے والد صاحب چوہدری نذیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر (سندھ) ۴ جولائی سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ علاج مسلسل جاری ہے گو افاقہ ہے مگر کمزوری اور نقاہت زیادہ ہے۔

منیر ذوالفقار ناصر آباد اسٹیٹ

۲۔ میرے خاوند مکرم ملک اے ڈی خالد سرگودھا روڈ گجرات بغرض علاج کویت ہسپتال میں داخل ہیں۔

اہلیہ ملک اے ڈی خالد گجرات

۳۔ مکرم منور احمد صاحب نائب قائد خدام الاحمدیہ ضلع نواب شاہ کافی دنوں سے پیشاب میں خون آنے کی وجہ سے بیمار ہیں گردے میں پتھری ہے ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا ہے۔

انور ندیم ایڈووکیٹ نواب شاہ

۴۔ خاکسار ۵ جولائی کو سکوٹر پر جاتے ہوئے ایک حادثہ میں زخمی ہوگیا تھا۔ زخم ابھی مندمل نہیں ہوئے بلکہ ان کی حالت خراب ہوتی جا رہی ہے۔

عبدالرحمان دہلوی ۱۵ الیف عقب جیکب لائنز کراچی نمبر ۳

۵۔ خاکسار کے بھانجے ونگ کمانڈر داؤد احمد ابن محترم محمد اسحٰق صاحب عابد ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف کے باعث سخت بیمار ہیں۔ اٹھنے بیٹھنے سے معذور ہیں۔ سی ایم ایچ کوئٹہ میں زیر علاج ہیں۔

اسد اللہ خاں ابن خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ مرحوم کوئٹہ

اعلان برائے لجنات

لجنہ اماء اللہ کے مالی سال ختم ہونے میں دو ماہ کا قلیل عرصہ باقی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ باوجود بار بار کی یاددہانیوں کے مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے ابھی تک کوئی چندہ یعنی ممبری لجنہ اجتماع لجنہ۔ ناصرات ممبری۔ اجتماع ناصرات۔ خدمت خلق موصول نہیں ہوا۔

براہ کرم تمام لجنات توجہ دے کر اپنے تمام چندے ماہ ستمبر ۱۹۸۱ء سے پہلے پہلے بھجوا دیں شکریہ۔

(سیکرٹری مال دفتر لجنہ مرکزیہ)

ضلع گجرات:۔ دھوریہ۔ مرالہ۔ ترکھا۔ نصیرہ۔ مونگ۔ اسماعیلیہ۔ نہوانی سوہل جلال پور جٹاں۔ کالرہ کلاں۔ رجوعہ۔ پیلاں۔ عالمگڑھ۔ آڈہ۔ موضع ڈھٹو۔ احمد آباد ملک پور مرزا۔ کیبانہ۔

ضلع سرگودھا:۔ چک ۲۱ ج۔ جوہر آباد۔ چک ۸۷ شمالی۔ چک ۴۶ شمالی۔ احمد آباد جنوبی چک ۸۱ جنوبی۔ چک ۶۲ جنوبی۔ بھان امیر علی ورک۔ روڈھا۔ چک ۱۱۶ جنوبی۔ گھوگھیاٹ۔ بھلوال۔ دودھہ۔ چک ۸۲۔ کھائی کلاں۔ چک ۳۹ جنوبی۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

آٹھویں مرحلہ کی اہمیت

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا آٹھواں مرحلہ شروع ہے۔ عالمگیر جماعت احمدیہ کے تمام امراء چاہے وہ کسی ملک سے تعلق رکھتے ہوں اس مرحلہ کے پیش نظر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس پیغام کو مدنظر رکھیں۔ فرمایا:۔

"غرض کچھ کام ہو چکے ہیں، کچھ زیر تکمیل ہیں اور کچھ آئندہ کرنے ہیں۔ یہ سب آپ سے مالی قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ میں اپنے پیارے بھائیوں اور بہنوں سے اس پیغام کے ذریعہ یہ خواہش رکھتا ہوں کہ مالی قربانیوں کے آٹھویں مرحلہ میں وہ پچھلے تمام مراحل سے نمایاں طور پر زیادہ مالی قربانیاں پیش کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔"

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ہفتہ اصلاح وارشاد کب اور کیسے"؟

۱۔ امسال مجالس کو یہ موقعہ دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے حالات کے مطابق ماہ اگست یا ستمبر میں سے کوئی ہفتہ چن کر مندرجہ ذیل پروگرام پر عمل فرمائیں :۔

۲۔ ہفتہ اصلاح وارشاد میں (i) علمی مذاکرہ (مجلس سوال و جواب) کا انتظام کریں۔

(ii)۔ سلائیڈز/مووی فلم/ وی سی آر کے ذریعہ احمدیہ مساعی سے احباب کو متعارف کروانے کا پروگرام بنائیں۔

(iii)۔ احباب کو ربوہ کی زیارت اور حضرت امام جماعت احمدیہ سے متعارف کروانے کے لئے وفود کا انتظام کریں۔

زعماءِ مجالس انصار اللہ احباب کے مشورہ سے پروگرام ترتیب دے کر مرکز کو بھی مطلع فرمائیں۔ ناظمین اضلاع کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ نگرانی فرماویں تا ان کے علاقہ کی ساری مجالس اس پروگرام میں عملی حصہ لیں۔ اور بعد میں رپورٹ بھی بھجوائیں۔

(قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعتکاف کے متعلق ضروری اعلان

آئندہ بیرون از ربوہ سے اعتکاف کی درخواستیں بھجواتے وقت مستورات اس بات کا خیال رکھیں کہ اپنا نام و خاوند کا نام مع مکمل پتہ لکھا کریں اگر کوئی بہن ربوہ پہنچ کر درخواست دے تو اس گھر کا مکمل ایڈریس بھی تحریر کریں جسکے ہاں مقیم ہوں۔ مکمل پتہ نہ ہونے کی وجہ سے اطلاع دینے میں دقت پیدا ہوتی ہے نیز اس پر امیر مقامی یا صدر مقامی کی تصدیق ضرور ہونی چاہیئے۔

(آفس سیکرٹری دفتر لجنہ مرکزیہ)

اہلِ ربوہ اور وقفِ عارضی

سیدنا حضرت المصلح الموعود نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر اہالیانِ ربوہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ربوہ میں مکان بنانے والوں کے لئے کچھ شرائط ہوں گی۔ جن کی پابندی لازمی ہوگی مثلاً ربوہ میں مکانات بنانے والوں اور دکانیں کھولنے والوں کے لئے یہ بات لازمی ہوگی کہ وہ سال میں ایک ماہ خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔ جو شخص دینی خدمت کے لئے سال میں ایک ماہ نہیں دے گا۔ اسے ربوہ میں رہنے کی ضرورت نہیں۔"

(الفضل ۱۶ر جون ۱۹۶۲ء)

حضور کے اسی ارشاد کی روشنی میں اہل ربوہ سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ وقفِ عارضی کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اپنے نام پیش کریں اور اسی طرح پر خدمتِ دین میں عملی حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

وقف عارضی کے فارم دفتر ہذا سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ صدر صاحبان محلہ جات ربوہ سے گزارش ہے کہ وہ حضرت المصلح الموعود کے اسی ارشاد کو بار بار پیش کر کے زیادہ سے زیادہ واقفین عارضی بھجوائیں!

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعلانات

(۱) مرکزی امتحانات کے حل شدہ پرچے جلد واپس بھجوا دیں

(۲) ماہِ اگست کے مطالعہ کی کتاب "گناہ سے نجات" مقرر ہے۔

(۳) مرکزی مقالہ بعنوان جنگ موتہ و غزوہ تبوک۔ حجم دس ہزار الفاظ :۔

اوّل انعام۔ ۷۰۰ روپے دوم انعام: ۵۰۰ روپے

سوم " - ۳۰۰ "

آخری تاریخ ۳۱ر جولائی ۱۹۸۱ء

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ماہنامہ خالد ربوہ

خریدارانِ ماہنامہ "خالد" کے لئے اعلان ہے کہ ماہ جولائی ۱۹۸۱ء کا پرچہ صرف ان خریداران کو مورخہ ۲۷/۸۱ کو بھجوایا گیا ہے جن کا چندہ خریداری موجود ہے اور ایسے خریداران جن کا چندہ خریداری ختم ہے ان کے نام پرچہ بذریعہ وی پی پی بھجوایا جا رہا ہے۔ براہ کرم وی پی پی وصول فرما کر حسب سابق اپنے "خالد" کی اعانت جاری رکھیں۔ شکریہ!

نوٹ: چونکہ وی پی پی ڈاک خانہ میں روزانہ تھوڑے تھوڑے بک ہوتے ہیں اس لئے پرچے کا اس ماہ کے آخر تک انتظار فرمائیں۔ (منیجر ماہنامہ "خالد" ربوہ)

مستقل کلاس برائے تعلیم القرآن

احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ایسے دوستوں (بچوں، نوجوان اور عمر رسیدہ) کے لئے جن کے پاس مقامی طور پر قرآن کریم ناظرہ یا با ترجمہ پڑھنے کا کوئی انتظام نہیں نظارت ہذا کی زیر نگرانی مرکز سلسلہ ربوہ میں ایک مستقل کلاس کا انتظام موجود ہے۔ یہ کلاس روزانہ مسجد مبارک میں منعقد ہوتی ہے اور ہر پڑھنے والے کی ضرورت اور قابلیت کے مطابق اسے قرآن کریم ناظرہ یا اس کا ترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔ ایسے دوست جو اپنے طور پر ربوہ میں قیام و طعام کا بندوبست نہیں کر سکتے۔ ان کے لئے دارالضیافت میں انتظام کیا جاتا ہے۔ اور مستحق طلبہ کو بیس روپے وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

اس کلاس میں داخلہ کی گنجائش موجود ہے۔ دلچسپی رکھنے والے دوست اپنے امیر کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں بھجوائیں۔ درخواست میں نام۔ ولدیت۔ عمر۔ تعلیم اور پیشہ کے علاوہ یہ بھی لکھا جائے کہ وہ کتنے عرصہ تک تعلیم کے لئے ربوہ میں رہ سکتے ہیں۔ داخلہ کلاس کے لئے عرصہ ایک سال ہے لیکن اگر کوئی طالب علم اس سے کم عرصہ میں ناظرہ قرآن کریم ختم کر لے گا تو اسے اس سے پہلے بھی جانے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ

اعلان دارالقضاء

مکرمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ ۴-۱۵۰۰ ماڈل ٹاؤن لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم ملک بشیر احمد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ ۱۵/۱۲ دارالیمن ربوہ مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکور ملک منیر احمد صاحب پسر ملک بشیر احمد صاحب مرحوم کے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

۱۔ ملک نصیر احمد صاحب ۲۔ ملک دبیر احمد صاحب

۳۔ ملک ظہیر احمد صاحب ۴۔ ملک قدیر احمد صاحب

۵۔ ملک سفیر احمد صاحب ۶۔ ملک تنویر احمد صاحب پسران

۷۔ امۃ الرشید صاحبہ ۸۔ نصرت طاہرہ صاحبہ

۹۔ زاہدہ محمود صاحبہ دختران

استدعا ہے کہ قطعہ ۱۵/۱۲ دارالیمن ربوہ ملک منیر احمد صاحب کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

فریضہ زکوٰۃ اور رمضان المبارک

ادائیگی زکوٰۃ کے لئے اگرچہ کسی خاص مہینے کی تخصیص نہیں ہے۔ جس مال کو جمع ہوئے ایک سال کا عرصہ گزر جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ تاہم بعض دوست ثواب و برکت کے حصول کیلئے رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی فرماتے ہیں۔

ایسے مخلص اور ایثار پیشہ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ رمضان المبارک اپنے تمام تر فیوض و برکات کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔ لہٰذا وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ کی جلد ادائیگی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں شب و روز برکت پیدا فرمائے۔ آمین!

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- تلاوت قرآن مجید

اور انگلیاں جاری سے کٹ جاتی ہیں۔
پس قرآن مجید کو سیکھ کر بھلا دینا بڑا گناہ ہے اسے پڑھتے رہنا چاہیئے اس سے کبھی غفلت نہیں کرنی چاہیئے۔ پس قرآن کریم کے یاد رکھنے کا یہی طریق ہے کہ اسے بار بار پڑھا جائے اور سنایا جائے۔

(۱۳) قرآن مجید پڑھتے وقت جن آیات میں رحمت اور فضل اور برکات الٰہیہ اور انعامات خداوندی کا ذکر ہو اسے پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی جائے اور سبحٰن اللہ ، الحمدللہ پڑھا جائے اگر ایسی آیات ہوں جن میں دعا کا ذکر ہے تو دعا کی جائے اور جن میں گناہوں کی وجہ سے کسی پر عذاب اور غضب الٰہی کا ذکر ہو اور قوموں کے عبرتناک انجام کا ذکر ہو تو اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنی چاہیئے اور پوری توجہ سے استغفر اللہ ، استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ پڑھنا چاہیئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جو انبیاء علیہم السلام اور قوموں کے واقعات درج فرمائے ہیں وہ بالکل صحیح تاریخ ہے۔ ان میں دراصل پیشگوئیاں ہیں کہ آئندہ ایسے حالات و واقعات پیدا ہوں گے اس لئے انسان کو ان سے نصیحت اور عبرت حاصل کرنی چاہیئے

(باقی)

فدیہ الصیام اور نظارت خدمتِ درویشاں !

امسال رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ ۴ رجولائی ۱۹۸۱ء سے شروع ہو گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تبارک وتعالےٰ مومن بندے اپنی زندگی میں پھر اک بار حکم خداوندی کے تحت روزے رکھکر اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کی معافی چاہتے ہوئے اس کا تقویٰ حاصل کرنے کی کوشش کرینگے۔ اور اپنے اندر ایک نمایاں تغیر پیدا کرتے ہوئے اپنے دل کو مہبط انوار الٰہی بنائینگے۔

اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں مسلمان مرد و عورت کو حکم دیتے ہیں کہ جو شخص (عاقل بالغ اور صحت مند) اس مبارک مہینے کو پائے۔ وہ اس کے روزے رکھے۔ البتہ جو ان دنوں بیمار یا سفر پر ہو وہ ان دنوں کی گنتی کو دوسرے دنوں میں پورا کرے اور وہ افراد جن کی طاقت قریباً ضائع ہو گئی ہو۔ یا کسی دیگر حقیقی معذوری کے باعث روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔ وہ ان دنوں میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ دیدیا کریں۔

ایسے اصحاب جنہیں خداوند تعالیٰ نے کشائش رزق سے نوازا ہے۔ وہ روزہ رکھتے ہوئے بھی ان ایام میں بطور فدیہ رمضان ایک مسکین کو کھانا بھی دیتے رہیں۔ تاکہ ان کے اس نیک عمل میں کسی جہت سے اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو وہ اس زائد نیکی کے عوض پوری ہو سکے۔ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ۔

فدیہ رمضان کی کوئی شرح مقرر نہیں ہے ہر شخص اپنے ہاں جس قسم اور معیار کا کھانا کھاتا ہے اس کے مطابق وہ اس کی ادائیگی کرے۔

پس ایسے بھائی اور بہنیں جو نظارت خدمتِ درویشاں کے ذریعہ فدیہ الصیام مستحقین کو دینا چاہیں وہ یہ رقم ناظر خدمتِ درویشاں کے نام بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ تاکہ نظارت اپنے انتظام کے تحت یہ رقم بروقت مستحقین میں تقسیم کر سکے۔

نظارت خدمتِ درویشاں

نصرت جہاں کے واقفین کیلئے اعلان

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ امسال بھی اپنی روایتی شان کے ساتھ مرکز سلسلہ ربوہ میں ۱۰ اگست تا ۲۵ اگست تعلیم القرآن کلاس ہو رہی ہے۔ اس کلاس کے پروگرام میں علم قرآن۔ علم حدیث، علم فقہ اور علم کلام حضرت اقدس کے روح پرور اور پر مغز خزائن سے نئی نسل کو روشناس کرانا شامل ہے۔

مجلس نصرت جہاں کے تمام واقفین کی خدمت میں گزارش کی جاتی ہے کہ اس کلاس میں ضرور شامل ہوں اور دنیوی علوم کے ساتھ علم دین بھی حاصل کر کے دنیا کے لئے نافع الناس وجود بنیں تا غلبۂ اسلام کی مہم کو سر کرنے کے لئے جن مجاہدین کی ضرورت ہے۔ علوم ظاہری و باطنی ان کا طرۂ امتیاز ہو۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔ (نوٹ) اپنی آمد کی اطلاع دفتر میں بھی دیں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ربوہ)

سترھویں فضل عمر درس القرآن کلاس

۱۰ تا ۲۵ ر اگست ربوہ میں منعقد ہوگی

کلاس میں شمولیت کے لیے کم از کم معیار مڈل پاس ہے۔ عمر کی کوئی پابندی نہیں۔ شامل ہونے والے طلباء طالبات کے قیام و طعام کا انتظام مرکز کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ یہ کلاس جس میں دو ہفتوں تک قرآن حدیث کا درس دیا جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر نگرانی گذشتہ سترہ برس سے جاری ہے۔ اس کے تین معیار ہیں۔

۱- معیار اوّل : جو بی۔ اے یا اس سے اوپر تعلیم رکھنے والوں کے لیے ہے۔
۲- معیار دوم : جو میٹرک یا اس سے اوپر مگر بی۔ اے سے کم تعلیم رکھنے والوں کے لیے ہے۔
۳- معیار سوم : جو میٹرک سے کم مگر مڈل سے اوپر تعلیم رکھنے والوں کے لیے ہے۔

ہر معیار کے لیے الگ الگ نصاب مقرر ہے جس کی تدریس کے لیے قابل اساتذہ کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔ کلاس کے اختتام پر ہر معیار کا الگ الگ امتحان ہوتا ہے اور اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات دیئے جاتے ہیں۔

امراء و صدر صاحبان نیز مربیان سلسلہ سے گذارش ہے کہ وہ رمضان المبارک کے ایام میں اور خاص طور پر عید کے موقعہ پر کلاس میں شمولیت کے لیے خاص طور پر تحریک فرماویں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

درخواست دُعا ←

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دین و دنیا میں کامیاب زندگی بخشے اور آفات و مصائب سے نجات بخشے آمین۔
(نرگس سلطانہ۔ زاہدہ، شاہدہ)
لاہور

نظام کا جل
نظر اور آنکھوں کی خوب صورتی کے لئے
دواخانہ حکیم نظام جان
پوسٹ بکس ۲۲۲ - چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
— فون : ۷۳۹۹۷ —

مشہور منجن
دانتوں کی مضبوطی اور جلا کے لئے
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

ضرورت ہے
ایک اعلیٰ درجہ کے فورمین اور ایک مکینک کی ضرورت ہے جو کہ ہر قسم کی کار کی مرمت کا تجربہ رکھتے ہوں۔ تنخواہ حسب قابلیت دی جائیگی۔
محمود احمد قمر
برائے تھری سٹار آٹو ورکشاپ
بوے دی جھگی۔ سرگودھا روڈ فیصل آباد

المنیر کلینک
39/54 دارالعلوم شرقی
ہم اپنے کرم فرماؤں کی اطلاع کیلئے اعلان کرتے ہیں کہ یکم اگست سے انشاء اللہ اوقات مطب مندرجہ ذیل ہونگے۔ شام ۴ بجے تا ۸ بجے رات
مینجر المنیر کلینک ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴